میڈیسن کمپنی کی طرف سے ڈاکٹر کو دی گئی آفر کا حکم

ریفرنس نمبر:pin6746 تاریخ: 10-06-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کئی میڈیسن کمپنیاں مختلف ڈاکٹرز کو اپنی میڈیسن بیچنے کی ترغیب دلاتی ہیں اور اس کے لیے کمپنی والے ڈاکٹرز کو مختلف آفرز بھی کرتے ہیں، مثلاً: ہم آپ کو فرنیچر بنوادیں گے یا ایک مہینے میں اتنی مرتبہ فلاں بڑے ہوٹل میں آپ کو ہماری طرف سے فیملی سمیت کھانا کھلایا جائے گا یا فلاں ملک کی سیر کے لیے ٹکٹ دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ سوال یہ ہے کہ میڈیسن کمپنی کا ایسی آفر کرنا اور ڈاکٹرز کا ان کی آفر کو قبول کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ میں میڈیسن کمپنی کا فرنیچر بنوادینے یا اس جیسی دیگر قیمتی اشیاء کی آفر کرنا اور ڈاکٹرز کا اسے قبول کرنا رشوت ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے، کیونکہ ڈاکٹرز حضرات کو مختلف کمپنیز کی طرف سے جو اشیاء دی جاتی ہیں، وہ دو طرح کی ہوتی ہیں:

(1) **قیمتی اشیاء:** مثلاً فرنیچر، گاڑی، مختلف تفریحی مقامات کی ٹرِپ، دیگر ممالک کے سفر کے لیے ٹکٹ، A.C وغیرہ۔ کمپنی اس طرح کی مختلف قیمتی اشیاء ڈاکٹرز حضرات کو صرف اس لیے دیتی ہے کہ وہ اپنی میڈیسن زیادہ سے زیادہ سیل کروائیں، بلکہ کئی مرتبہ کمپنی کی طرف سے باقاعدہ یہ طے ہوتا ہے کہ ان سہولیات کے بدلے آپ کو ہماری اتنی دوائیں سیل کروانی ہوں گی، تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اشیاء اپنا کام نکلوانے کے لیے دی جاتی ہیں اور اپنا کام نکلوانے کے لیے کسی کو کچھ دینا رشوت کے زمرے میں آتا ہے، لہذا اگر ڈاکٹر اس کا مطالبہ کرے، تو یہ رشوت کا مطالبہ ہے اور اگر مطالبہ نہ بھی کرے، تب بھی صراحۃً یا دلالۃً طے ہونے کی صورت میں یہ رشوت ہی ہے اور رشوت لینا دینا ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ ان اشیاء کو کمیشن یا تحفہ قرار دینا درست نہیں، کمیشن اس لیے نہیں کہ ڈاکٹر جو دوائی لکھ کر دے رہا ہے وہ تو اس کا کام ہے اور وہ علاج کی رقم بھی وُصول کرتا ہے، کمپنی کے لیے اس نے جُداگانہ کوئی ایسا

کام نہیں کیا جس کی اُجرت و کمیشن کا مستحق بنتا ہو اور تحفہ اس لیے نہیں کہ تحفہ وہ ہوتا ہے جس میں کسی شخص کو بغیر کسی عوض کسی چیز کا مالک بنایا جائے، جبکہ یہاں بغیر عوض نہیں، بلکہ اپنا کام بنانے کے لیے یہ اشیاء دی جاتی ہیں۔

(2) **معمولی اشیاء:** مثلاً دوائیں، قلم اور پیڈ وغیرہ یہ اشیاء عموماً کمپنی اپنی Advertisement (مشہوری) کے لیے ڈاکٹرز حضرات کو دیتی ہے کہ اکثر ان میں کمپنی کا نام موجود ہوتا ہے اور عموماً یہ اشیاء معمولی قیمت کی ہوتی ہیں، لہٰذا اگر کمپنی اس کے بدلے اپنی Products (مصنوعات) بیچنے کا پابند نہیں کرتی، تو یہ بغیر کسی عوض اپنی شے کا کسی کو مالک بنانا ہوا، جو شرعی اعتبار سے تحفے کے حکم میں آتا ہے، جیسا کہ بہت سے ادارے سالانہ اپنی ڈائری جاری کرتے ہیں اور مختلف لوگوں کو مفت دیتے ہیں، لہٰذا اس مُعاملے پر عُرف جاری ہونے کی وجہ سے ان معمولی اشیاء کا لینا اور کمپنی کا انہیں دینا جائز ہے۔

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی **والرائش یعنی الذی یمشی بینھما**“ یعنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رشوت لینے والے، رشوت دینے والے اور رائش یعنی ان دونوں کے درمیان رشوت کے لین دین میں کوشش کرنے والے (دلال) پر لعنت فرمائی۔ **(مسند احمد، ج37، ص85، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)**

اپنا کام نکلوانے کے لیے کسی کو کچھ دینا رشوت ہے۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”ما یعطیہ الشخص للحاکم وغیرہ لیحکم لہ اویحملہ علی ما یرید“ ترجمہ: رشوت یہ ہے کہ کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو کچھ دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کردے یا حاکم وغیرہ کو اپنی منشاء پوری کرنے پر ابھارے۔

(بحر الرائق، ج6، ص362، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ رشوت کے متعلق فرماتے ہیں: ”رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں، جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے رشوت ہے، یوہیں **جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے،** لیکن اپنے اُوپر سے دفعِ ظلم کے لیے جو کچھ دیا جائے دینے والے کے حق میں رشوت نہیں یہ دے سکتا ہے، لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام۔“

(فتاوی رضویہ، ج23، ص597، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

عموماً جو اشیاء معمولی قیمت کی ہوتی ہیں اور ان کی وجہ سے کمپنی اپنی Products (مصنوعات) بیچنے کا پابند نہیں کرتی، تو یہ بغیر کسی عوض اپنی شے کا کسی کو مالک بنانا ہوا، جو شرعی نقطۂ نظر سے تحفہ کہلاتا ہے۔ چنانچہ ملتقی الابحر میں

ہبہ (تحفے) کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے: "الھبۃ: ھی تملیک عین بلاعوض "یعنی کسی شخص کو بغیر عوض کسی چیز کا مالک بنا دینا ہبہ ہے۔ (ملتقی الابحر مع مجمع الانھر، ج3، ص489، مطبوعہ کوئٹہ)

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ڈاکٹرز کو دی جانے والی آفرز کا تفصیلی حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "ڈاکٹرز کو دواؤں کی کمپنی کی جانب سے تحفۃً جو دوائیں، گھڑی، قلم اور پیڈ وغیرہ ملتے ہیں وہ عموماً معمولی ہوتے ہیں اور کمپنی یہ اشیاء اپنی مشہوری کے لیے دیتی ہے، کیونکہ اکثر اوقات ان پر کمپنی کا نام بھی موجود ہوتا ہے، جیسا کہ بہت سے ادارے سالانہ اپنی ڈائری جاری کرتے ہیں اور مختلف لوگوں کو مفت دیتے ہیں۔ لہٰذا اس مُعامَلے پر عُرف جاری ہونے کی وجہ سے ان معمولی اشیاء کا لینا اور کمپنی کا انہیں دینا جائز ہے اور یہ رشوت کے زُمرے میں نہیں۔

دوا کی کمپنیوں کی طرف سے ڈاکٹروں کو رِشوت: اس کے علاوہ کار، A.C. اور دیگر مَمالِک کے سفر کے لیے ٹکٹ وغیرہ عموماً کمپنی کی جانب سے تحفۃً نہیں دیا جاتا، کیونکہ ڈاکٹر جو دوائی لکھ کر دے رہا ہے، وہ تو اس کا کام ہے اور وہ علاج کی رقم بھی وُصول کرتا ہے۔ کمپنی کے لیے اس نے جُدا گانہ کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی اُجرت بنتی ہو، لہٰذا شرعاً یہ کمیشن یا اُجرت نہیں۔ ہاں اگر رِشوت ہی کو کمیشن کہیں، تو اور بات ہے، جیسا کہ یہ بھی ہمارے عُرف ہی میں ہے کہ بعض اوقات جب پولیس کسی کا کام کروا دیتی ہے، تو اس پر رِشوت لیتی ہے، مگر اسے رشوت کہنے کے بجائے اپنے حق یا اپنے کمیشن کا نام دیتی ہے، تو ایسا کمیشن بھی رِشوت ہی ہے۔ کمپنی کے مختلف چیزیں دینے کا مقصد صرف اپنی میڈیسن (دوائیں) زیادہ سے زیادہ بکوانا ہوتا ہے، تو کام نکلوانے کے لیے دینا رِشوت ہے، لہٰذا ڈاکٹر کمیشن کا مطالبہ کرے تو رِشوت کا مطالبہ ہے اور اگر مطالبہ نہ بھی کرے تب بھی صَراحۃً یا دَلالۃً طے ہونے کی (یعنی کھلے لفظوں میں یا جو علامت سے ظاہر ہو، UNDERSTOOD ہو اُس) صورت میں رِشوت ہی ہے اور رِشوت حرام ہے۔"

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص374، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29 شوال المکرم 1442ھ 10 جون 2021ء

المفتی دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے